السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

1: ۔ امام نے ظہر کی نماز فرض میں چار رکعت کی نیت کر کے تحریمہ باندھا اور سہواًامام نے پانچ رکعت پڑھا اور آخر میں سجدہ سہو کیا تو نماز جائز ہوئی یا فاسد ہوئی؟

2۔ امام عصر کی نماز فرض میں تشہداول بھول کر سیدھا کھڑا ہوگیا، تب یاد آیا کہ قعدہ اولیٰ بھول گئے، پھر بیٹھ گیا اور تشہد ادا کیا اور دو رکعت پورا کیا، پھر سجدہ سہو کر کے تمام کیا۔ آیا نماز صحیح ہوئی یا فاسد؟ جواب قرآن مجید یا صحیح حدیثوں سے تحریر فرمائیں۔

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

1: ۔ نماز جائز ہوئی۔ صحیح بخاری مع فتح الباری (۱/۱۳۶چھاپہ دہلی) میں ہے

باب إذا صلی خمسا۔ حدثنا أبوالولید قال: حدثنا شعبة عن الحکم عن إبراهیم عن علقمة عن عبد اللہ أن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صلیٰ الظهر خمسا، فقیل له: أزید فی الصلاة؟ فقال: ((وما ذاک؟)) قال: صلیت خمسا، فسجد سجدتین بعد ما سلم'' [1] واللہ أعلم بالصواب''

باب: جب وہ پانچ رکعتیں پڑھ جائے ہمیں ابوالولید نے بیان کیا، انھوں نے کہا کہ ہمیں شعبہ نے بیان کیا، انھوں نے حکم سے، انھوں نے ابراہیم سے، انھوں نے علقمہ سے اور انھوں نے عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ] سے روایت کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ظہر کی پانچ رکعتیں پڑھا دیں تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا گیا: کیا نماز میں اضافہ کر دیا گیا ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کیا ہوا؟ کہنے لگے کہ آپ نے پانچ رکعتیں پڑھائی ہیں۔ تب آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دو سجدے کیے، جب کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم سلام پھیر چکے تھے[

2: ۔ حدیث شریف میں یہ تو آیا ہے کہ جب مصلی قعدہ اولیٰ بھول کر سیدھا کھڑا ہوجائے تو پھر نہ بیٹھے۔ حدیث مذکور یہ ہے

''عن ابن بحینة أن النبی صلی اللہ علیہ وسلم صلیٰ فقام فی الرکعتین فسبحوا به، فمضیٰ، فلما فرغ من الصلاة سجد سجدتین، ثم سلم'' [2](رواہ النسائی)

ابن بحینہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک دفعہ نماز پڑھی تو دو رکعتوں کے بعد (بھول کر) کھڑے ہوگئے۔ لوگوں نے ''سبحان اللہ'' کہا، مگر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز جاری رکھی۔ پھر] جب نماز سے فارغ ہوئے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دو سجدے کیے، پھر سلام پھیرا[

''وعن زیاد بن علاقة صلی بنا المغیرة بن شعبة، فلما صلی رکعتین، قام ولم یجلس، فسبح من خلفه، فأشار إلیهم أن قوموا، فلما فرغ من صلاته، سلم، ثم سجد سجدتین، وسلم، وقال: هکذا صنع بنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم [3](رواہ أحمد والترمذی وصححه)

زیاد بن علاقہ رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں کہ مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ نے ہمیں نماز پڑھائی، جب انھوں نے دو رکعتیں پڑھالیں تو اس کے بعد وہ کھڑے ہوگئے (تشہد کے لیے) نہیں بیٹھے۔ پیچھے سے لوگوں نے ''سبحان اللہ'' کہا تو] انھوں نے لوگوں کی طرف اشارہ کیا کہ کھڑے ہوجاؤ، پھر جب وہ اپنی نماز سے فارغ ہوئے تو انھوں نے سلام پھیرا پھر دو سجدے کیے اور سلام پھیرا۔ اس کے بعد فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمارے ساتھ یہی کیا تھا[

(وعن المغیرة بن شعبة قال: قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم: ((إذا قام أحدکم من الرکعتین فلم یستتم قائما فلیجلس، وإن استتم قائما فلا یجلس، ویسجد سجدتی السهو [4](رواہ أحمد وأبوداود وابن ماجه، منتقی الأخبار)

مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم میں سے کوئی دو رکعتوں میں کھڑا ہوجائے۔ اگر تو وہ ابھی سیدھا کھڑا نہ ہوا ہو تو وہ بیٹھ جائے اور اگر وہ سیدھا کھڑا ہوچکا ہو تو پھر نہ بیٹھے،] بلکہ سہو کے دو سجدے کرے[

اور یہ کسی حدیث میں صاف اور صریح طور سے نہیں آیا ہے کہ اگر سیدھا کھڑا ہو کر بیٹھ جائے تو نماز فاسد ہوجائے گی یا نہیں فاسد ہوگی۔ اسی وجہ سے اس مسئلے میں علماء میں اختلاف پڑ گیا ہے۔ حنفی مذہب میں اس مسئلے میں دو قول ہیں۔ ایک یہ ہے کہ نماز فاسد ہوجائے گی۔ دوسرا یہ کہ نہیں فاسد ہوگی۔ در مختار میں ہے:

''فلو عاد إلی القعود بعد ذلک (أي بعد ما استقام قائما، رد المحتار، ص: ۵۴۹) تفسد صلاته، وصحح الزیلعي، وقیل: لا تفسد، وهو الأشبه کما حققه الکمال، وهو الحق۔ بحر'' [5]اھ۔

پھر اگر وہ بیٹھ جائے، (یعنی سیدھا کھڑے ہونے کے بعد۔ ردالمختار، ص : ۵۴۹) تو اس کی نماز فاسد ہوجائے گی۔ زیلعی نے اس موقف کو صحیح قرار دیا ہے۔ یہ بھی کہا گیا ہے کہ اس کی نماز فاسد نہیں ہوگی اور یہی زیادہ صحیح بات [ہے، جیسا کہ علامہ کمال نے اس کی تحقیق کی ہے اور یہی حق ہے]

شافعی مذہب میں اگر عمداً پھر بیٹھ جائے گا تو نماز باطل ہوجائے گی اور جمہور کے نزدیک باطل نہیں ہوگی۔ فتح الباری (۱/۶۳۶چھاپہ دہلی) میں ہے:

من سها عن التشهد الأول حتى قام إلى الركعة، ثم ذكره لا يرجع، فقد سجوا به صلى الله عليه وسلم فلم يرجع، فلو تعمد المصلي الرجوع بعد تلبسه بالركن، بطلت صلاته عند الشافعي، خلافا للجمهور'' اھ۔''

جو شخص پہلا تشہد بھول جائے اور (تیسری) رکعت کے لیے کھڑا ہوجائے تو پھر اسے (حالتِ قیام میں) یاد آجائے تو اب وہ نہ بیٹھے۔ ایسی حالت میں صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے ''سبحان [اللہ'' کہا، مگر آپ صلی اللہ علیہ وسلم (تشہد میں) نہ بیٹھے۔ پھر اگر وہ رکن میں لگ جانے کے بعد (تشہد کی طرف) پلٹنے کا قصد کرے گا تو جمہور کے برخلاف امام شافعی رحمہ اللہ کے نزدیک اس کی نماز باطل ہوجائے گی]

حضرت شاہ ولی اللہ رحمہ اللہ ''حجۃ اللہ البالغۃ'' (ص : ۲۱۱) میں تحریر فرماتے ہیں : ''فإن رجع لا أحكم ببطلان صلاته'' اھ۔ یعنی اگر پھر بیٹھ جائے تو میں بطلانِ نماز کا حکم نہیں دوں گا۔ علامہ شوکانی رحمہ اللہ ''نیل الأوطار'' (۲/ ۳۷۱) میں فرماتے ہیں :

فإن عاد عالما بالتحريم، بطلت لظاهر النهي، ولأنه زاد قعودا، وهذا إذا تعمد العود، فإن عاد ناسيا لم يبطل صلاته'' اھ۔''

یعنی اگر پھر بیٹھ جائے اور یہ جانتا ہو کہ پھر بیٹھ جانا حرام ہے تو نماز باطل ہوجائے گی ظاہر نہی کی وجہ سے اور اس وجہ سے بھی کہ اس نے ایک قعود زیادہ کردیا اور نماز کا بطلان اس صورت میں اس شرط کے ساتھ مشروط ہے کہ عمداً بیٹھ جائے اور اگر بھول کر بیٹھ جائے تو نماز باطل نہیں ہوگی۔

یہی قول اَقرب اِلی الصواب معلوم ہوتا ہے، کیونکہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے قولاً و فعلاً ثابت ہوچکا کہ سیدھا کھڑا ہوجانے کے بعد پھر نہ بیٹھے اور اس صورت میں پھر بیٹھنے سے جس کی صریح نہی آچکی تو جو شخص بعد علم اس نہی کے عمداً پھر اس کام کو کرے، یعنی عمداً پھر بیٹھ جائے تو بلاشبہ اس پر یہ بات صادق آئے گی کہ اس نے ایسا کام کیا، جس کا حکم اس کو منجانب شارع نہ تھا، یعنی اس نے خلافِ قانونِ شرع یہ کام کیا اور صحیحین میں ہے :

[6]((من عمل عملاً ليس عليه أمرنا فهو رد))

''یعنی جو شخص ایسا کام کرے، جس کا حکم اس کو منجانب شارع نہ ہو، یعنی وہ کام خلافِ قانون شرع ہو، وہ کام مردود ہے'' یعنی شرعاً نا مقبول و نا معتبر و باطل ہے اور جب وہ کام شرعاً نا مقبول و نا معتبر و باطل ہوا تو اس کے فاسد ہونے میں کیا شبہہ رہا اور اس کام کے خلافِ قانونِ شرع ہونے سے اس نماز پر بھی، جس میں یہ کام کیا گیا، یہ صادق آیا کہ وہ نماز خلافِ قانون شرع پڑھی گئی تو بحکم حدیثِ صحیحین مذکورہ بالا وہ نماز ہی شرعاً نا مقبول و نا معتبر و فاسد ہوگئی، لیکن جو شخص اس کام کو بلا علم نہی مذکورہ بالا کے یا بھول کر کرے، اس کی نماز فاسد ہونے کی کوئی وجہ ظاہر نہیں ہے۔

---

[1] (صحيح البخاري، رقم الحديث (۱۱٦۸

[2] سنن النسائی، رقم الحديث (۱۱۷۸)

[3] مسند أحمد (۴/۲۴۷) سنن أبي داود، رقم الحديث (۱۰۳۷) سنن الترمذي، رقم الحديث (۳٦۵)

[4] مسند أحمد (۴/۲۵۳) سنن أبي داود، رقم الحديث (۱۰۳٦) سنن ابن ماجه، رقم الحديث (۱۲۰۸)

[5] الدر المختار (۲/۸۴)

[6] (صحيح البخاري معلقاً، رقم الحديث (٦۹۱۸) صحيح مسلم، رقم الحديث (۱۷۱۸

ھذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

مجموعہ فتاویٰ عبداللہ غازی پوری